دل کی بات

افغانستان اور سوڈان پر امریکی دہشت گردوں کا حملہ

۲۰/۲۱/اگست ۱۹۹۸ء کی درمیانی شب امریکی دہشت گرد افواج نے بیک وقت دو عظیم اسلامی ملکوں افغانستان اور سوڈان پر میزائلوں سے حملہ کر دیا۔ اخباری تفصیلات کے مطابق تقریباً ایک سو کروز میزائل پھینکے گئے۔ جن میں سے چند اپنے اہداف پر لگے اور باقی ادھر اُدھر گرتے رہے۔ اور کچھ پاکستان کے حصے میں بھی آئے۔ افغانستان میں قندھار، خوست اور جلال آباد میں چھے مقامات کو نشانہ بنایا گیا جنہیں امریکہ نے عظیم مسلمان عرب نژاد مجاہد اُسامہ بن محمد بن لادن کے بیس کیمپ قرار دیا تھا۔ اسی طرح سوڈان میں ایک دوا ساز فیکٹری کو اُسامہ کی تجربہ گاہ قرار دے کر ہدف بنایا گیا۔ اس حملہ میں دونوں ملکوں کے کئی مسلمان شہید اور زخمی ہوئے اور املاک کا نقصان بھی ہوا۔ پانچ پاکستانی شہیدوں کی میتیں بھی پاکستان لائی گئیں اور اُن کے جنازوں نے یہاں کی جہادی فضا کو مزید پُر جوش بنا دیا۔

بین الاقوامی دہشت گرد اور اپنے اخلاقی جرائم کا عدالت میں اعتراف کرنے والے بد کردار امریکی صدر بل کلنٹن نے ان حملوں کا جواز یہ پیش کیا کہ:

"اُسامہ بن لادن ایک دہشت گرد ہے جس نے مختلف ممالک میں امریکی مراکز اور تنصیبات کو بم دھماکوں کا نشانہ بنایا ہے اور وہ امریکہ کو مطلوب ہے۔ طالبان نے اُسامہ کو پناہ دے کر جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ ہم نے بدلہ چکا دیا ہے اور امریکہ مزید حملے بھی کرے گا۔"

جسے اللہ رکھے اُسے کون چکھے......امریکہ کو ان حملوں میں جس خفت اور ندامت کا سامنا کرنا پڑا وہ خود اسکی تاریخ کا بد ترین اور شرمناک باب ہے۔ عظیم مجاہد اسامہ بن لادن بالکل محفوظ رہے اور ان کا نیٹ ورک اتنا زبردست تھا کہ انہیں اس حملہ کا پہلے ہی علم ہو چکا تھا۔ قندھار کے جس بیس کیمپ پر میزائل پھینکے گئے اُسامہ وہاں مدعو تھے اور کچھ دیر پہلے انہوں نے وہاں جانے کا اپنا پروگرام اچانک منسوخ کر دیا۔

افغانستان اور سوڈان کے لاکھوں مسلمان سراپا احتجاج بن کر سڑکوں پر نکل آئے اور پوری اسلامی دنیا میں امریکی جارحیت، ظلم، غنڈہ گردی اور بدمعاشی کی شدید مذمت کی گئی۔ پورے عالم اسلام کے عوام نے افغانستان اور سوڈان سے بھرپور یکجہتی کا اظہار کیا ہے اور امریکی دہشت گردی کی شدید مذمت کی ہے۔

جب سے افغانستان پر طالبان تحریک نے قبضہ کر کے امارت و خلافت اسلامیہ قائم کی ہے پورا یورپ اور دنیا بھر کے کفار و مشرکین، یہود و نصاریٰ اور ان کے "شامل واجا" قادیانی، طالبان کے خلاف کتے کی طرح زبان نکال کر غصے کا اظہار کر رہے ہیں۔ طالبان پر طرح طرح کے الزامات عائد کر رہے ہیں۔ وجہ صاف ظاہر ہے کہ یہود و نصاریٰ یہ کیسے برداشت کر سکتے ہیں کہ افغانستان دنیا کے نقشے پر ایک صحیح اسلامی ریاست کے طور پر اُبھرے اور ان کے نظام ریاست و سیاست کے ابلیسی اور کافرانہ شکنجوں کو توڑ کر قرآن و سنت کی حکمرانی قائم کریں۔ جمہوریت کا انکار کر کے خلافت و امارت قائم کریں اور اللہ تعالیٰ کی نصرت پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے

عزائم کا اظہار کریں۔ لیکن اس حقیقت سے بھی انکار ممکن نہیں کہ طالبان پر مشتمل چند فقیروں، مسکینوں، درویشوں، بے نواؤں اور مفلسوں نے یہ سب کچھ کر دکھایا۔ آج پورے افغانستان پر اللہ کے یہی عاجز بندے حکومت الٰہیہ اور خلافت اسلامیہ قائم کرنے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔

بعض حلقوں کی طرف سے یہ الزام بھی زبان زد عام تھا کہ تحریک طالبان کے پس منظر میں امریکہ ہے۔ گویا طالبان امریکی ایجنٹ ہیں۔ اس حملہ سے یہ الزام تو ختم ہوگیااور یہ بھی واضح ہوگیا کہ طالبان صرف اور صرف اسلام کے جاں نثار فرزند ہیں۔ اُن پر بھارت نوازی کا الزام بھی عائد کیا گیا۔ لیکن بھارت کی متعصب ہندو حکومت نے امریکی حمایت اور طالبان کی مخالفت کر کے اسے دھوڈالا۔ اس وقت امریکہ، انڈیا، ایران اور اسرائیل چاروں طالبان حکومت کو ختم کر کے افغانستان میں اپنی مرضی کی اور اپنے پٹھوؤں پر مشتمل وسیع البنیاد حکومت قائم کرنے کی سازشیں کر رہے ہیں۔ بعض قارئین کو حیرت ہوگی کہ "ایران" کا نام بھی دشمنوں کی فہرست میں لکھ دیا ہے۔ حالانکہ وہ ایک اسلامی ملک ہے۔ یہ حیرت یقیناً لاعلمی اور بے خبری کا نتیجہ ہے۔ آپ کے علم میں ہونا چاہیئے کہ گزشتہ ماہ شمال میں طالبان کو شاندار فتوحات ہوئی ہیں اور نصرت الٰہیہ کا معجزانہ اظہار ہوا ہے۔ مفتوحہ علاقوں خصوصاً فاریاب، میمنہ، مزار شریف، بامیان کے بعض علاقوں اور چند روز قبل درّہ کیان کی فتح کے موقع پر جو اسلحہ پکڑا گیا وہ ایرانی اور روسی ساختہ ہے۔ اس پر "ساختہ ایران" اور "پاسدارانِ انقلاب ایران" کی مہریں ثبت ہیں۔ جس کی تصاویر "ضرب مومن" کراچی نے شائع کی ہیں۔ پھر ان علاقوں سے ایرانی جاسوس بھی پکڑے گئے جو شمالی اتحاد کے کمیونسٹوں کو ہمہ قسم کی امداد فراہم کر رہے تھے۔ یہ سازش اور مداخلت نہیں تو اور کیا ہے؟ اور اب افغان سرحد پر ایرانی فوجی مشقیں اور حملہ کی دھمکیاں اس پر مستزاد ہیں۔ ایران نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ "طالبان کی حالیہ فتوحات سے ایرانی سرحدوں پر عدم استحکام پیدا ہوگیا ہے"

سوال یہ ہے کہ یہ خدشہ صرف شمال کی فتوحات سے ہی کیوں پیدا ہوا؟ واضح مطلب یہ ہے کہ ایران، دوستم، مسعود اور طالبان مخالف شمالی اتحاد کے کمیونسٹوں کا حلیف ہے۔

اس باب میں بہت کچھ لکھا جاسکتا ہےاور آئینہ دکھایا جاسکتا ہے لیکن قصہ مختصر یہ ہے کہ............اُسامہ بن لادن عظیم مجاہد ہے جس نے امت مسلمہ کو یہود و نصاریٰ کے خلاف جہاد کے لئے کمر بستہ کر دیا ہےاور خوف کے تمام حصار توڑ کر جرأت و حوصلہ عطا کیا ہے۔

امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی علامت ہیں۔ انہوں نے افغانستان میں خلافت اسلامیہ قائم کر کے دنیا میں ایک مثالی اور پُر امن معاشرہ قائم کر دیا۔ وہ ایک ایسے غریب اور معاشی طور پر تباہ حال ملک کے امیر المؤمنین ہیں جس پر دنیا کے کسی ملک کا ایک روپیہ بھی قرض نہیں۔ انہوں نے مسلمانوں کو جہاد کا بھولا ہوا سبق یاد کرایااور اپنا پورا ملک جہاد کے لئے وقف کردیا۔ دنیا میں احیا اسلام کی تحریکوں کو حوصلہ ہمت اور جرأت عطا کی ہے۔ ہم افغانستان اور سوڈان کو اپنی مکمل اخلاقی اور سیاسی حمایت کا یقین دلاتے ہیں اور ان سے مکمل اظہار یکجہتی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان مجاہدین اسلام کی نصرت اور حفاظت فرمائے اور ان کے تمام دشمنوں کو ذلیل و رسوا کرے (آمین)

حالیہ امریکی دہشت گردی کے دوران چند میزائل پاکستان میں بلوچستان کے علاقے میں بھی گرے۔ اور خوش

قسمتی سے پھٹ نہیں سکے۔ حکومت پاکستان نے صرف ایک میزائل کی تصدیق کی ہے۔ یہ میزائل ہماری ایٹمی تجربہ گاہ کے قریب گرا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ امریکی دہشت گرد ایک تیر سے دو شکار کرنا چاہتے تھے۔
حکومت پاکستان نے اس پورے واقعہ میں امریکہ کے خلاف جس "معذرت خواہانہ احتجاج" کا اظہار کیا ہے وہ قابل شرم ہے اور پھر حملہ کے حوالے سے جو مختلف مؤقف اختیار کئے ہیں وہ حکمرانوں کی نااہلی، لاعلمی یا پھر منافقت کا کھلا ثبوت ہے۔ حکومت پاکستان کو امریکی دہشت گردی کی شدید مذمت کرنی چاہیے اور افغانستان و سوڈان کے مسلمانوں سے اظہار ہمدردی و یکجہتی کرنا چاہیے۔

وزیراعظم کا نفاذ شریعت بل

۲۸/اگست کو وزیراعظم محمد نواز شریف نے قومی اسمبلی میں ۱۵ ویں آئینی ترمیم کے عنوان سے نفاذ شریعت بل پیش کر کے اپنے مخالفوں اور حمایتیوں کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔ گویا مسلم لیگ نے ۱۹۴۷ء کے بعد پھر اسلام کا سہانا گیت گا کر قوم کو مسحور کرنے کی کوشش کی ہے۔ وزیراعظم نے اپنے خطاب میں صدر مملکت جناب محمد رفیق تارڑ کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا کہ ان کے مفید مشوروں اور بھرپور کوششوں سے نفاذ شریعت بل تیار ہوا۔
اگر نواز شریف اپنی اس کاوش اور دعوے میں مخلص ہیں تو صد مبارک اور اگر ماضی کے حکمرانوں کی طرح یہ بقاء اقتدار کی سازش ہے تو نہایت شرمناک ہے اور عذاب الہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔
ہماری دیانت دارانہ رائے یہ ہے کہ مذہبی قوتوں کو نفاذ شریعت بل کی مخالفت نہیں کرنی چاہئیے۔ علماء اور لادین سیاست دانوں کی زبان میں فرق باقی رہنا چاہئیے۔ جس طرح ماضی میں علماء نے نفاذ شریعت کی کوششوں میں مختلف حکومتوں کی رہنمائی کر کے اپنا فرض ادا کیا آج بھی اسی جذبے کی ضرورت ہے۔ افسوس کہ ماضی کے حکمرانوں نے علماء کی رہنمائی اور کوششوں کی ناقدری کی اور اس کی سزا بھی پائی۔
جناب وزیراعظم صاحب! آپ نے نفاذ شریعت کی طرف ایک قدم بڑھایا ہے، خود نواز شریف بھی اس جرم کی سزا پا چکے ہیں۔ قوم آپ کے ساتھ دس قدم چلے گی۔ لیکن اگر اپنے دعوے سے انحراف کیا تو آپ بھی عبرت کا نمونہ بنا دیئے جائیں گے۔ بقول شورش کاشمیری مرحوم: "جن لوگوں نے اسلام کو بازیچۂ اطفال بنا رکھا ہے وہ اللہ کی بارگاہ میں کبھی سرخرو نہیں ہوں گے۔"
بے نظیر بھٹو، اجمل خٹک اور ان کے لٹک مٹک حمایتیے تو شریعت کی مخالفت میں عریاں ہو گئے ہیں۔ وہ جس نظام کو بچانا چاہتے ہیں صرف اسی میں زندہ رہ سکتے ہیں۔ آپ کو اگر اس عظیم کام میں پارلیمنٹ بھی قربان کرنا پڑے تو دریغ نہ کریں کیونکہ پارلیمنٹ قرآن و سنت سے بالا نہیں۔ آپ اسلام نافذ کریں یہ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ نفاذ شریعت بل کی منظوری سے قبل فوری طور پر درج ذیل اقدامات کیے جائیں۔
۱۔ تمام مسلکی طبقات کو اعتماد میں لیا جائے اور ان کے غیر سرکاری علماء پر مشتمل کمیشن تشکیل دیا جائے۔
۲۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات منظور کی جائیں۔ ۳۔ سودی نظام کے حق میں دائر حکومتی رٹ واپس لی جائے اور سودی نظام کے خاتمے کا اعلان کیا جائے۔ ۴۔ شریعت بینچ پر عائد پابندیاں ختم کی جائیں۔ ان اقدامات کے بغیر نفاذ شریعت بل صرف اور صرف دھوکا کہلائے گا اور اب دھوکہ دہی نہیں چلے گی۔